کرامات امام جعفر صادق علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?>

کرامات امام جعفر صادق علیہ السلام
علامہ عبدالرحمن ملا جامی نے اپنی مشہور کتاب " شواہد النبوۃ " میں آئمہ طاہرین علیہما السلام کی اکثر کرامات کا ذکر کیا ہے
ملا جامی نے امام جعفر صادق کی کرامات بھی بیان کی ہیں ان میں چند کو بحوالہ کتاب " ذکر اہل بیت " مولفہ محمد رفیق بٹ صاحب اس کتاب کی زینت نانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے ۔
کرامت نمبر ۱
ایک دن منصور نے اپنے دربان کو ہدایت کی کہ حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام) کو میرےپاس پہنچنے سے پہلے شہید کر دینا ۔
اسی دن حضرت جعفر صادق تشریف لائے اور منصور عباسی کے پاس آ کر بیٹھ گئے
منصور نے دربان کو بلایا تو اس نے دیکھا کہ حضرت جعفر صادق تشریف فرما ہیں
جب آپ واپس تشریف لے گئے
تو منصور نے دربان کو بلا کر کہا :میں نے تجھے کس بات کا حکم دیا تھا ؟
دربا ن بولا :خدا کی قسم میں نے حضرت جعفر صادق کو آپ کے پاس آتے دیکھا ہے نہ جاتے بس اتنا نظر آیا کہ وہ آپ کے پاس بیٹھ گئے تھے ۔

کرامت نمبر ۲
منصور کے کسی دربان کا بیان ہے کہ
میں نے ایک روز اسے غمگین و پریشان دیکھا تو کہا ؛
اے بادشاہ ' آپ متفکر کیوں ہیں
بولا میں نے علویوں کے ایک بڑے گروہ کو مروا دیا ہے لیکن ان کے سردار کو چھوڑ دیا ہے
میں نے کہا وہ کون ہے ؟
کہنے لگا وہ جعفر بن محمد ہے میں نے کہا وہ تو ایسی ہستی ہے جو اللہ تعالی کی عبادت میں محو رہتی ہے اسے دنیا کا کوئی لالچ نہیں ۔
خلیفہ بولا مجھے معلوم ہے تم اس سے کچھ ارادت و عقیدت رکھتے ہو۔
میں نے قسم کھا لی ہے کہ جب تک میں اس کا کام تمام نہ کر لوں آرام سے نہیں بیٹھوں گا
چنانچہ اس نے جلاد کو حکم دیا کہ جونہی جعفر بن محمد آئے میں اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھ لوں گا تم اسے شہید کر دینا ۔
پھر حضرت جعفر صادق کو بلایا میں آپ کے ساتھ ساتھ ہو لیا میں نے دیکھا کہ آپ زیر لب کچھ پڑ ھ رہے تھے جس کا مجھے پتہ نہ چلا لیکن میں نے اس چیز کا مشاہدہ ضرور کیا کہ
منصور کے محلوں میں ارتعاش پیدا ہو گیا وہ ان سے اس طرح باہر نکلا جیسے ایک کشتی سمندر کی تندو تیز

لہروں سے باہر آتی ہے اس کا عجیب حلیہ تھا وہ لرزہ براندام برہنہ سر اور برہنہ پاؤں حضرت جعفر صادق کے استقبال کیلئے آیا اور اپ کے بازو پکڑ کر اپنے ساتھ تکیہ پر بٹھایا اور کہنے لگا:

اے ابن رسول اللہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں ؟

آپ نے فرمایا:

تو نے بلایا ،میں آ گیا

پھر کہنے لگا:

کسی چیز کی ضرور ت ہو تو فرمائیں

آپ (ع)نے فرمایا:

مجھے بجز اس (خدا)کے کسی چیز کی ضرورت نہیں

کہ تم مجھے یہاں بلایا نہ کرو میں جس وقت خود چاہوں آ جایا کروں گا

آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے

تو منصور نے اسی وقت جامہائے خواب (رات کو سونے کا لباس) طلب کئے اور رات گئے تک سوتا رہا یہاں تک کہ اس کی نما قضا ہو گئی بیدار ہوا تو نماز ادا کرکے مجھے بلایا اور کہا:

جس وقت میں نے جعفر بن محمد (علیہ السلام) کو بلایا تو میں نے ایک اژدھا دیکھا جس کے منہ کا ایک حصہ زمین پر تھا اور دوسرا حصہ میرے محل پر وہ مجھے فصیح و بلیغ زبان میں کہہ رہا تھا :

مجھے اللہ تعالی نے بھیجا ہے اگر تم سے حضرت جعفر صادق(ع) کو کوئی گزند پہنچی تو تجھے تیرے محل سمیت فنا کر دوں گا اس پر میری طبعیت غیر ہو گئی جو تم نے دیکھ ہی لی ہے

میں نے کہا :

یہ جادو یاسخر نہیں ہے یہ تو اسم اعظم (یااِسمُ اللّٰہِ الاَکبَر (قرآن کریم) کی خاصیت ہے جو حضور نبی کریم پر نازل ہو اتھا چنانچہ آپ نے جو چاہا وہی ہوتا رہا ۔

کرامت نمبر ۳

ایک راوی کا بیان ہے کہ :

ہم حضرت جعفر صادق کے ساتھ حج کیلئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک کھجور کے سوکھے درختوں کے پاس ٹھہرنا پڑا حضرت جعفر صادق نے زیر لب کچھ پڑھنا شروع کر دیا جس کی مجھے کچھ سمجھ نہ آئی

اچانک آپ نے سوکھے درختوں کی طرف منہ کرکے فرمایا :

اللہ نے تمہیں اورہمارے لئے جو رزق و دیعت کیا ہے اس سے ہماری ضیافت کرو

میں نے دیکھا کہ وہ جنگلی کھجوریں آپ کی طرف جھک رہی تھیں جن پر ترخوشے لٹک رہے تھے

آپ نے فرمایا:

آؤ اور بسم اللہ کر کے کھاؤ

میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کھجوریں کھا لیں

ایسی شیریں کھجوریں ہم نے پہلے کبھی نہ کھائی تھیں

اس جگہ ایک اعرابی موجود تھا اس نے کہا:

آپ جیسا جادوگر میں نے کبھی نہیں دیکھا

امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا:

ہم پیعمبروں کے وارث ہیں ہم ساحراور کاہن نہیں ہوتے ہم تو دعا کرتے ہیں جو اللہ تعالی قبول فرما لیتا ہے اگر تم چاہو تو ہماری دعا سے تمہاری شکل بدل جائے اور تم ایک کتے میں متشکل ہو جاؤ،

اعرابی چونکہ جاہل تھا اس لئے کہنے لگا

ہاں ! ابھی دعا کیجئے

آپ نے دعا کی تو وہ کتا بن گیا اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گیا

حضرت جعفر صادق(ع) نے مجھے فرمایا :

اس کا تعاقب کرو

میں اس کے پیچھے گیا تو وہ اپنے گھر میں جا کر بچوں اور گھر والوں کے سامنے اپنی دم ہلانے لگ

ا انہوں نے اسے ڈنڈا مار کر بھگا دیا

واپس آیا تو تمام حال کہہ سنایا اتنے میں وہ بھی آگیا اور حضرت امام جعفر صادق کے سامنے زمین پر لوٹنے لگ اس کی آنکھوں سے پانی ٹپکنے لگا

حضرت جعفر صادق (ع)نے اس پر رحم کھا کر دعا فرمائی:

تو وہ شکل انسانی میں آ گیا پھر آپ نے فرمایا:

اے اعرابی میں نے جو کچھ کہا تھا اس پر یقین ہے کہ نہیں ؟

کہنے لگا: ہاں جناب ایک بار نہیں اس پر ہزار بار ایمان و یقین رکھتا ہوں ۔

ان کے جد مصطفے کو بھی لوگ جادو گر کہا کرتے تھے (معاذ اللہ) اور ان کی آل پاک(ع) کے بارے میں بھی یہی خیال کرنے لگے فرق صرف یہ تھا کہ وہ کافروں میں سے ہوتے تھے اور یہ منکرین میں سے تھا اس پر بھی خوشی ہے کہ کتابننے کے بعد راہ راست پر تو آ گیا ۔

کرامت نمبر ۴

ایک آدمی آپ(امام صادق ع) کے پاس دس ہزار دینا لے کر آیا اور کہا:

میں حج کیلئے جا رہا ہوں آپ میرے لئے اس پیسےسے کوئی سرائے خرید لیں تاکہ میں حج سے واپسی پر اپنے اہل و عیال سمیت اس میں رہائش اختیا ر کروں

حج سے واپسی پر وہ حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا

آپ نے فرمایا:

میں نے تمہارے لئے بہشت میں سرائے خرید لی ہے جس کی پہلی حد حضور(ص) پر دوسری حضرت علی (ع)پر تیسری حضرت حسن(ع) پر اور چوتھی حضرت حسین(ع) پر ختم ہوتی ہے اور یہ لو میں نے پروانہ لکھا دیا

اس نے یہ بات سنی تو کہا :

میں اس پر خوش ہوں چنانچہ وہ پروانہ لے کر اپنے گھر چلا گیا گھر جاتے ہی بیمار ہو گیا اور وصیت کی اس پروانے کو میری وفات کے بعد قبر میں رکھ دینا

لواحقین نے تدفین کے وقت اس پروانے کو بھی قبر میں رکھ دیا

دوسرے دن دیکھا کہ وہی پروانہ قبر پر پڑا ہوا تھا اور اس کی پشت پر یہ مرقوم تھا کہ

" امام جعفر صادق نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو گیا "۔

کرامت نمبر ۵

ابن جوزی نے کتاب " صفتہ الصفوہ " میں لیث بن سعد سے بہ اسناد خود روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں موسم حج میں مکہ معظمہ نماز عصر ادا کر ہا تھا فراغت کے بعد میں اَبوقُبَیس کی چوٹی پر چڑ ھ گیا
کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دعا مانگ رہا ہے ابھی اس کی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ میں نے وہاں ایک گچھاانگوروں کا اور نئی چادریں پری ہوئی دیکھیں
جبکہ اس وقت انگور کہیں بھی دستیاب نہ تھے
جب صفا و مروہ پر پہنچے تو اسے ایک شخص ملا جس نے کہا :
اے ابن رسول میرا تن ڈھاپنئے اللہ تعالی آپ کا تن ڈھانپے گا
انہوں نے دونوں چادریں اسے دے دیں
میں نے پوچھا :
یہ چادریں دینے والے کون ہیں ؟
تو اس نے کہا یہ جعفر بن محمد (ع)ہیں ۔
امام جعفر صادق نے فرمایا :
اللہ کا قول
" و کانَ أَبُوھُما صالِحاً "
کے مطابق ہمارا اسی طرح پاس لحاظ رکھو جیسے ان دو یتیموں کا پاس لحاظ حضرت خضر(ع) نے کیا تھا کیونکہ ان کا باپ صالح تھا ۔